صحافت کی اقسام:

صحافت کی تین بنیادی اقسام ہیں

1) پرنٹ میڈیا
2) الیکٹرانک میڈیا
3) سوشل میڈیا

پرنٹ میڈیا:

پرنٹ میڈیا میں اخباروں اور رسائل
اور جرائد وغیرہ کو شامل کیا جاتا ہے۔
الیکٹرانک میڈیا ریڈیو اور ٹی وی پر مشتمل ہے۔
جبکہ سوشل میڈیا میں انٹرنیٹ ویب سائٹس اور بلاگز
وغیرہ شامل ہیں۔
آج دنیا میں نئی نئی ایجادات اور اختراعات سے اس میں بھی
تبدیلی آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی نئے نئے ذرائع پیدا
ہو رہے ہیں ان سب میں خوش خطی، محنت اور لگن
وہ ہے جو صحافت پر شوق رکھنے والے طلبا پیدا کر سکتے ہیں
جرنلزم صرف ایک تحریر نہیں بلکہ ایک مقدس پیشہ
اور ایک اہم ترین مشن ہے۔
اسائنمنٹ جو تخلیقی صلاحیت بڑھاتا ہے۔
معاشرے کے مسائل حل کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے۔ تمام و
بصیرت کے ساتھ زندگی کی دشواریوں کو سمجھنے اور ان کے
لیے بہترین حل اور متبادل پیش کرنے کی صلاحیت پیدا
کرتا ہے۔ پرنٹ میڈیا میں بہترین تحریر کے مواقع
زیادہ ہیں۔ میڈیا کی اولین ذریعہ پرنٹ میڈیا ہی ہے
آج پرنٹ میڈیا ایک طاقتور ہتھیار اور پیغام کا
موثر ترین ذریعہ ہے۔ آج بھی وقت تحریر میں ہر سال

سینکڑوں چھوٹے بڑے اخبارات میگزین اور رسائل کی
ڈیکلیریشن کے لئے درخواستیں دی جاتی ہے
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبے میں بڑھتے دن
کے ساتھ ملازمت و کیرئیر کے بہترین مواقع پیدا ہو چکے
ہیں۔

الیکٹرانک میڈیا:

الیکٹرانک میڈیا جب وجود
میں آیا تو یہ تصور کیا جانے لگا کہ شاید اب پرنٹ میڈیا
کی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔
لیکن آج بھی پرنٹ میڈیا کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا
سکتا ہے۔ دنیا اس کی فوائد سے دستبردار نہیں ہو سکتی
جہاں تک میڈیا تو جوانوں کے کام کرنے کی بات ہے تو وہ
اس میدان میں بھی نمایاں خدمات انجام دے سکتے ہیں
اور اپنی محنت کے بل بوتے پر اپنی حیثیت منوا سکتے ہیں۔

سوشل میڈیا:

آج کی دنیا میں سوشل میڈیا کا
پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے بھی وابستہ دو اہم تصورات
اور بھی ہیں۔
پہلا سٹیزن جرنلزم اور دوسرا بلاگنگ ہے۔ یہ انٹرنیٹ کا ایک
ایسا معاشرتی و سماجی روپ ہے جہاں سوشل میڈیا، نیٹ
ورکنگ، انٹرنیٹ، ویڈیوز، ویب سائٹس، بلاگز جیسے
دیگر ابلاغی ذرائع کے توسط سے انٹرنیٹ صارفین
کے درمیان معلومات، خیالات، تجربات اور دیگر مصروفات
پر تبادلہ خیال اور معلومات کا اشتراک کو فروغ دیا جاتا
ہے۔ اسی سوشل میڈیا کی ایک شکل سٹیزن جرنلزم کا
عام مفہوم کسی پیشہ ور صحافی کے بجائے عوام کا خبریں اور

(01-04-2022)

معلومات اکٹھی کرنا اور ان کی تشہیر کرکے صحافیانہ
خدمات انجام دینا سمجھا جاتا ہے۔

اداریہ نویسی:

اداریہ ایسا ایک مضمون ہے۔ جسے
کوئی تحریر نگار یہ کار ارسالے ادارتی عملے کا رکن یا پھر
کوئی ناشر کا تحریر کردہ ہے۔

اداریہ عام طور پر سے غیر دستخط شدہ ہوتے ہیں۔
اکثر اداریوں میں حالات حاضرہ کے موضوعات کو پیش
کیا جاتا ہے اداریوں میں کئی مربوط واقعات کا تجزیہ کیا
جاتا ہے۔ اداریوں میں کئی مربوط واقعات کا تجزیہ
کیا جاتا ہے۔ کئی موضوعات کو باریک بینی سے جانچا
جاتا ہے۔ کئی واقف لوگ اداریوں کو اخبارات کی
ذاتی رائے بھی قرار دیتے ہیں۔

عام طور پر یہ کالم اخبارات کے بیچ میں ہوتا ہے
تاہم کئی بار کوئی سنگین بڑا مدعا ہوتا ہے تب اداریہ
صفحہ اول پر لکھے جاتے ہیں۔ 6 دسمبر 1992ء میں بابری

25-03-2022

ابلاغ عامہ:

یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے ارد گرد کے حالات و واقعات سے اپنے آپ کو باخبر رکھنا چاہتا ہے۔ اور اپنے دل کی بات دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ ابلاغ کی سادہ تعریف ہم یوں کر سکتے ہیں!

"دوسروں تک اپنے خیالات پہنچانے، اپنا مطلب واضح کرنے اور بات چیت کے عمل کو ابلاغ کہتے ہیں" (۱)

لیکن ابلاغ صرف بات چیت اور الفاظ کے تحریر کرنے کا نام نہیں بلکہ اس میں انسانی جسم کی حرکات و سکنات بھی شامل ہیں اور خاموشی بھی۔

انسانی جسم میں چہرے کے تاثرات، یا تو ہاتھوں کی حرکات اور جسم کے دوسرے اعضاء شامل ہیں۔

چہرے کے تاثرات سے انسان کے غم، غصہ، حیرانگی اور خوشی کا پتہ چل سکتا ہے۔

کسی دوسرے فرد پر اپنے تاثرات اظہار کرنا گویا ابلاغ ہے۔ اسی طرح آرٹسٹ یا مصور اپنے خیالات کا اظہار رنگوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ ایک اداکار اپنے جذبات کے اظہار کے لیے اپنی زبان اور چہرے کے تاثرات کو ذریعہ بناتا ہے۔

خاموشی بھی ایک قسم کا ابلاغ کے درجہ رکھتی ہے۔

آپ کسی فرد کو کوئی پیغام ٹیلی فون یا خط کے ذریعے بھیجتے ہیں تو اگر وہ فرد کوئی جواب نہ دے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ فرد آپ سے بات کرنا نہیں چاہتا یا وہ آپ سے متفق نہیں۔

مشہور امریکی صحافی والٹر لیپمین کا کہنا ہے کہ ہر انسان کے ذہن میں خیالات تصویروں کی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔

ابلاغ عربی زبان کے لفظ "بلغ" سے نکلا ہے۔
جس کے معنی "پہنچانا" انگریزی لفظ communication
کا مادہ لاطینی لفظ "communis" ہے۔
جب ہم ابلاغ کرتے ہیں تو در حقیقت ہم اس کو ہم
خیال بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔
یعنی ہم اس کو اپنی معلومات خیال یا رجحان میں
شریک کرتے ہیں۔
جدید اردو کے مطابق ابلاغ کے لفظی معنی بھیجنا یا
پہنچانا۔ ابلاغ عامہ کی دنیا میں ہم ابلاغ سے مراد
دوسروں تک اپنے خیالات پہنچانا اور ان پر اپنا
مطلب واضح کرنا ہے۔
ابلاغ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کے لیے الفاظ
تحریری شکل یا بولی شکل میں استعمال کیے جائیں۔
بلکہ اشارات اور حرکات بھی ابلاغ کا ایک قسم ہے
مثلاً چوراہوں پر ٹریفک کے اشارات ہمیں رکنے چلنے
موڑنے اور سپیڈ بڑھانے یا کم کرنے کے بارے میں ہدایات
دیتے ہیں۔
کسی خاص موسم میں کوئی خاص جانور، درخت یا پھول
دیکھا اور اس کی تصویر کسی پتھر پر بنا دی۔
ابلاغ کا ایک ذریعہ تحریر یا تصویر ہے۔ پرانے وقتوں میں
کوئی پیغام یا خبر کسی پتھر پر لکھ دی جاتی تھی یا تصویر
بنا دی جاتی تھی۔ اس طرح پھر جانوروں کے چمڑے
اور کپڑے بھی تحریر اور تصویر کے لیے استعمال کیے جانے
لگے۔ کاغذ کی ایجاد سے ابلاغ کی دنیا میں ایک نیا انقلاب
آیا اور قلمی اخبارات کا رواج شروع ہوا۔
اخبارات ہاتھ سے تحریر کر کے چند اہم لوگوں تک اہم
واقعات پہنچانے کا طریقہ نکالا گیا۔
دنیا کا پہلا اخبار ۱۶۰۹ء میں جرمنی سے جاری

ہوا، جس کا نام "اے لیبار پبلیشن آرڈرز" سے متعلق تھا۔ دو سال بعد اسی طرح کا ایک خبرنامہ الفاظ میں "ویکلی قرار بیبی" کے نام سے جاری ہوا۔ لیکن اس کی شکل و صورت اخبار جیسی نہیں تھی۔ پہلا باضابطہ انگریزی اخبار ۱۹۲۰ء میں "ویکلی نیوز" کے نام سے شائع ہوا۔

اخبار ابلاغ کے سلسلے میں صرف پڑھے لکھے افراد تک محدود تھا، اگر کوئی خبر پڑھ لیتا تو دوسروں کو بھی سنا دیتا۔

جدید ابلاغ عامہ میں اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن اور آج کل انٹرنیٹ کا اپنا اپنا ایک اہم کردار ہے۔ کسی ایک کو دوسرے پر فوقیت اور برتری نہیں دی جا سکتی۔

ابلاغ عامہ کے سلسلے میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو تحریری ذریعہ سے یعنی اخبار کی مدد سے لوگوں تک پہنچائی جا سکتی ہے۔ جب کہ صوتی چیزیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن ذریعہ سے نہیں پہنچائی جا سکتی ہے۔

ابلاغ کے ذرائع:

ذرائع ابلاغ سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جن کی مدد سے ہم کوئی بات بیان کرتے ہیں۔ اور جن کی مدد سے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اردو میں ذرائع ابلاغ اور انگریزی میں اسے میڈیا کہتے ہیں۔

ورقی ذرائع ابلاغ:

پرنٹ میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن کی مدد سے ہم کوئی بات بیان کرتے ہیں۔

کتاب:

کتاب ذرائع ابلاغ کی قدیم ترین شکل ہے اس کی ابتدا الہامی صحائف سے ہوتی ہے

اخبار:

اخبارات کی چھپائی کا آغاز بھی چھاپہ خانے کی ایجاد کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔

رسائل:

رسائل کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی چھاپہ خانے کی۔ رسائل ہر دور میں دنیا کے ہر خطے میں چھپتے رہے ہیں۔

برقی ذرائع ابلاغ:

برقی ذرائع ابلاغ میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن میں بات کو پہنچانے

ٹیلی کمیونیکیشن کی ادبی خدمات:

ادب کیا ہے؟

ادب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عربی میں تہذیب و تمدن میں دعوت دینا یا خدمت کرنا، دعوت طعام کرنا

ادب کے لغوی معنی **شائستگی، لحاظ، تمیز** کے ہیں عام طور پر ادب سے مراد اپنے احساسات، جذبات، خواہشات کو خوبصورت پیرائے میں تحریری صورت میں بیان کرنا ادب کہلاتا ہے۔

ادب کی دو اقسام ہیں

1. **افسانوی ادب**
2. **غیر افسانوی ادب**

افسانوی ادب:

افسانوی ادب میں داستان، ناول، ڈرامہ، افسانہ موجود ہیں۔

غیر افسانوی ادب:

غیر افسانوی ادب میں مضمون، انشائیہ، خاکہ، نظم، غزل وغیرہ موجود ہیں

ابلاغ کیا ہے؟

ابلاغ سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جن کی مدد سے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اسے اردو میں ذرائع ابلاغ اور انگریزی میں Media کہتے ہیں۔

27-03-2022

ے لیے برقی توانائی کی ضرورت ہوتی۔

ٹیلی فون:-

ٹیلی فون بھی ذرائع ابلاغ کا

بہترین ذریعہ ہے۔

ریڈیو:

برقی ذرائع ابلاغ میں ریڈیو قدیم

ترین ہے۔

ٹیلی ویژن:-

موجودہ دور میں ٹیلی ویژن ابھی

اہمیت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

انٹرنیٹ:-

ذرائع ابلاغ کی جدید ترین شکل جس

نے بہت کم عرصے میں بہت زیادہ ترقی کی۔

ابلاغ کا مفہوم:

ذرائع ابلاغ کی اہمیت زندگی
کے ہر شعبے میں مسلمہ ہے۔ کسی بھی ملک کا ذریعہ ابلاغ
اس ملک کا آئینہ ہوتا ہے جس کے ذریعے اس کی سوسائٹی
منعکس ہو کر ہمارے سامنے آتی ہیں۔
بلکہ یہ سوسائٹی کو بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ابلاغ
کے ذریعے ہم دیگر اقوام سے متعارف ہوتے ہیں۔
ان کی تہذیب اور روایت کے بارے میں جانتے ہیں۔
ابلاغ عامہ کے ذریعے سے جب کوئی برائی پھیلتی ہے تو

اس کے ذریعے عوام کی رہنمائی بھی ابلاغ عامہ کے ذریعے کی جاتی ہے۔

ابلاغ عامہ کے ذریعے قوم کی تعمیر و تشکیل کے نظریات فروغ دیئے جا سکتے ہیں۔

ابلاغ عامہ کی ضرورت، انسان کو معاشرے کی تنظیم کے ساتھ ساتھ محسوس ہوئی لیکن اس دور میں جب کتاب، اخبار، ریڈیو، فلم، ٹیلی ویژن جیسے ذرائع موجود نہ تھے، تقریر اور ڈرامہ کو زیادہ اہمیت حاصل تھی۔

ذرائع ابلاغ کی اقسام:

ذرائع ابلاغ کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔

مطبوعہ ذرائع ابلاغ:

تحریر کا آغاز انسان کے آغاز کے ساتھ ہی شروع ہوا ہے۔ اور تحریر و تصویر کو اپنے خیالات کے اظہار اور دوسروں کو ترغیب دینے کے لئے زمانہ قدیم سے استعمال کیا جا رہا ہے۔

اخبارات، میگزین، رسائل اور کتب وغیرہ اس کی مثالیں ہیں اور ابلاغ کا بہترین ذریعہ ہیں۔

غیر مطبوعہ یا الیکٹرونک میڈیا:

یعنی الیکٹرانک ابلاغ جدید برقی تاروں کے ذریعے پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا ہے۔ الیکٹرونک میڈیا کا سفر ٹیلی گرام، ٹائپ رائٹر، ریڈیو، ٹیلی فون، اور کمپیوٹر پر ختم نہیں ہوا بلکہ موبائل، انٹرنیٹ اور I-Pad کی صورت میں جاری و ساری ہے۔

اداریہ نویسی:

اداریہ ایسا ایک مضمون ہے۔ جسے کوئی تحریر نگار، اخبار، رسالے، ادارتی عملے کا رکن یا پھر کوئی ناشر کا تحریر کردہ ہے۔

اداریہ عام طور پر سے غیر دستخط شدہ ہوتے ہیں۔ اکثر اداریوں میں حالاتِ حاضرہ کے موضوعات کو پیش کیا جاتا ہے۔ اداریوں میں کئی مربوط واقعات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اداریوں میں کئی مربوط واقعات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ کئی موضوعات کو باریک بینی سے پرکھا جاتا ہے۔ کئی واقف لوگ اداریوں کو اخبارات کی ذاتی رائے بھی قرار دیتے ہیں۔

عام طور پر یہ کالم اخبارات کے بیچ میں ہوتا ہے۔ تاہم کئی بار کوئی سنگین مسئلہ درپیش ہوتا ہے تب اداریہ صفحہ اول پر لکھے جاتے ہیں۔ 6 دسمبر 1992ء میں بابری مسجد کے انہدام کے بعد بھارت کے زیادہ اخبارات نے اس کے اگلے دن اس تحریر میں اس بات کی بھی یاد دہانی

گویا کہ اداریہ ایک ایسی اہم [illegible] رکھتا ہے۔ [illegible]
قارئین کا ایک طبقہ [illegible] اثر [illegible] ہوتا ہے۔

اداریہ کی اقسام:

1) لیڈر اداریہ
2) ادارتی نوٹ / شذرات

لیڈر اداریہ:

لیڈر اداریہ سے مراد ایسا اداریہ ہے جو اخبار کے ادارتی صفحہ میں دیگر اداریوں کی نسبت نمایاں جگہ میں سب سے پہلے دیا جاتا ہے۔ اسے اخبار کا مدیر خاص لکھتا ہے۔ انگریزی زبان میں اسے لیڈنگ آرٹیکل کہتے ہیں (Leading Article) اردو زبان میں اسے مقالہ یا افتتاحیہ کہا جاتا ہے۔

ادارتی نوٹ:

ادارتی صفحہ پر اداریہ کے علاوہ جو دوسرے مختصر ادارتی تحریریں ہوتی ہے۔ ان کو ادارتی نوٹ / شذرات کہا جاتا ہے۔

کالم نگاری:

کالم نگاری یا مقالہ نگاری صحافت سے جڑا ایک پیشہ ہے۔ کالم نگار کا کام اخبارات و رسائل میں مضامین لکھنا ہوتا ہے۔ ان مضامین میں وہ نہ صرف اپنے مشاہدات و

کیا گیا کہ اس وقت انڈین دلیش کے وزیر اعظم کیا
سنگھ نے کس طرح بابری مسجد کے تحفظ کا ضمانت
سپریم کورٹ کو تفویض کر دیا۔
اور پھر چھ دسمبر ۱۹۹۲ کو اس پر کارروائی کی گئی۔ اداریوں میں
بھی یہ بتایا گیا کہ دارالحکومت کی بابری مسجد مشتعل
انڈین، دوسری جنگ کے دوران غارت کر دیے گئے
مگر پھر بھی تعمیر کی راہ پر گامزن رہے۔
اسی طرح یہ سانحہ بھی ایک سیاہ واقعہ ہو کر بھی
آگے چل کر ملک کی تعمیر و ترقی میں حائل نہیں ہوگا
اردو صحافت کے ابتدائی دور میں اداریہ نویسی
کے کوئی اصول و ضوابط نہیں تھے
مضمون یا لوکل خبروں کے درمیان جہاں ضروری سمجھا
موقع یہاں اپنی رائے کو دیتا اور خبروں کے متعلق پہلوؤں
کی تشریح کرتا چلا گیا
اردو کی کہکشاں نے لکھا تھا!
"اس بات کو تو لوگ جانتے ہیں اور نہ
سمجھتے ہیں کہ گزشتہ چند ہفتوں میں ایسی
اخباروں نے شائع کرنے کی آڑ میں ہندوستانی
باشندوں کے دلوں میں دلیرانہ درپے
بغاوت کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں
کہ گزشتہ چند ہفتوں میں ایسی اخباروں
کی چالاکی اور عیاری کے ساتھ انجام
دیا گیا تھا۔"
اداریہ کسی اہم اور غیر معمولی موضوع پر لکھا جاتا ہے۔
اداریہ کے آغاز میں واقعات / حقائق کو مختصر بیان کیا
جاتا ہے۔ اداریہ کے آغاز میں واقعات / حقائق کو مختصر
بیان کیا جاتا ہے۔ پھر واقعہ کے اہم پہلو کی تشریح و توضیح
کی جاتی ہے۔

(۲۹-۰۴-۲۰۲۲)

اداریہ کی تعریف!

اخبارات کے قارئین میں شاید ہی کوئی ایسا قاری ہو جو اداریے کے لفظ سے واقفیت نہیں رکھتا ہے۔

صحافتی اصناف کالم، فیچر، تبصرہ، خبر میں ایک صنف اداریہ بھی ہے۔ دیگر اصناف کی طرح اس کا بھی اخبار میں ایک خاص جگہ اور مخصوص ہے۔ آج کوئی اخبار ایسا نہیں ہے جس میں اداریہ شائع نہیں ہوتا ہو۔ یا یوں کہہ لیں کہ اداریے کے بغیر اخبار کا کوئی تصور ہی نہیں۔ کیونکہ اداریہ اخبار کی پالیسی کی عکاسی اور ترجمانی کرتا ہے۔

اداریہ میں اخبار کا مدیر کسی بھی واقعہ یا خبر پر اپنا نقطۂ نظر واضح کرتا ہے یا اس طرح سے اتالیق کا کردار ادا کرتا ہے۔ مختلف ماہرین نے اداریے کے اپنے نقطۂ نظر سے جو تعریفیں کیں یوں ہیں۔

راوٹس ایم لائٹر کا کہنا ہے!

"روایتی طور پر اداریہ اخبار کے ایڈیٹر کی رائے کا اظہار ہے۔ اخبار کے قارئین اداریے میں خبروں پر ایڈیٹر کی جچی تلی رائے چاہتے ہیں اداریہ اخبار کے ایڈیٹر کی جچی تلی رائے کو کہا جاتا ہے۔"

الف فرید بیسر باؤنڈ کے مطابق!

"اداریہ ایک ایسا مختصر مضمون ہے جو بظاہر حقیقت کا مظہر ہوتا ہے اس بنیادی مضمون کا مقصد اخبار کی رائے کا اظہار ہے"

(07-04-22)

[illegible]

اداریہ کی اقسام:

1) لیڈر اداریہ
2) ادارتی نوٹ / شذرات

لیڈر اداریہ:

لیڈر اداریہ سے مراد ایسا اداریہ ہے
جو اخبار کے ادارتی صفحہ میں وضاحت سے نمایاں نمبر
شیعے میں سب سے پہلے دیا جاتا ہے۔
اسے اخبار کا ترجمان صاف لکھتا ہے۔ انگریزی زبان
میں اسے لیڈر اور آرٹیکل لیڈ کہتے
(Leading Article) اردو زبان میں اسے مقالہ
یا افتتاحیہ کہا جاتا ہے۔

ادارتی نوٹ:

ادارتی نوٹ سے مراد اداریہ کے علاوہ جو
دوسرے تیسرے نمبر پر اداریے تحریر ہوتے ہیں۔
ان کو ادارتی نوٹ / شذرات کہا جاتا ہے۔

کالم نگاری:

کالم نگاری یا مقالہ نگاری صحافت کا
جزو ایک پیشہ ہے۔ کالم نگار کا کام اخبارات و جرائد
میں مضامین لکھنا ہوتا ہے۔
ان مضامین میں مضمون نو بھی اپنے مشاہدات و

معاشی کالم طنز اور خاندانی وغیرہ کے کالم۔

اسلوب:

اسلوب کے حوالے سے درج ذیل اقسام متعین کی گئی ہیں مزاحیہ کالم، مکالماتی کالم، دستاویزی کالم، علامتی کالم یعنی اشارے محاورے میں کوئی بات کی جاتا۔

مشاہدہ:

اس کی دو قسمیں ہیں مستقل عام اور بیشتر قائم رہنے والے ہوتے کو سیاسی کالم اور دوسرے کو ڈائری نما کالم کہتے ہیں۔

دوسری قسم:

دنیا بھر کے اخبارات میں شائع ہونے والے ہزاروں مقبول اور معروف کالموں کے جائزے کے بعد مندرجہ ذیل پانچ اقسام زیادہ تسلیم شدہ ہیں

رنگ برنگا کالم:

ایسے کالم میں موضوع کی کوئی قید نہیں ہوتی۔

مختلف النوع موضوعات پر بات کی جا سکتی ہے۔

جو بھی بات سامنے آئے اس پر رائے زنی ہو سکتی ہیں۔

ایسے کالموں کو چھوٹے چھوٹے کالم بھی کہہ سکتے ہیں البتہ کالم لکھنے کے لیے کالم نگار کو نت نئے دن سنگلوں واقعات مل جاتے ہیں۔

سیاسی، معاشی، ثقافتی، علمی، ادبی، غرض کسی

نظریات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر اظہار خیال کرتا ہے۔ جو مختلف اخبارات و جرائد میں چھپتے ہیں

کالم نگاری نہ ادب و شاعری ہے نہ تقریر و خطابت کا نام ہے۔ اور نہ سیاست کا بلکہ یہ صحافت و ادب کا سنگم ہے۔ یہ بیک وقت صحافت و ادب بھی ہے اور شاعری بھی۔ کالم نگاری داستان گوئی بھی یہاں تک کہ وہ تقریر و خطابت کی مشعل سامان کو اپنے دامن میں وسیع سمیٹے ہوئے تھے۔

کالم نگار کا قلم بھی شعلے برساتا ہے اور کبھی دلوں پر مرہم بھی رکھتا ہے۔

کالم کے معنی و مفہوم:

کالم یا کالم نویسی فرانسیسی لفظ (columna) اور لاطینی زبان کے لفظ (column) سے ماخوذ ہے جس کے معنی (کھمبا یا ستون) کے ہیں۔ اخبار نویسی کے اس فن کی ابتداء جنگِ اول کے آخری وقتوں میں ہوئی۔

کالم کی اقسام:

ماہرین صحافت نے کالم کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلی تقسیم:

موضوع:-

اس تقسیم میں کسی خاص شعبے، پیشے، مشغلے فن کے متعلق لکھنے والے کالم شامل ہیں۔

مثلاً دینی کالم، طبی کالم، قانونی کالم، نفسیاتی کا

کسی بھی موضوع پر وہ روشنی ڈال سکتا ہے
عموماً چھوٹے اخبارات ایسے رنگ پر کالم کو ترجیح
دیتے ہیں کیونکہ اس کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔
ایسے کالم کالم میں لکھنے والے کو کافی آزادی رہتی
ہے۔ ایک اشاعت میں ایک ہی بات پر مکمل توجہ دی
جا سکتی ہے۔ یا دو تین باتوں پر رائے زنی ہو سکتی
ہے۔ ایسے کالم کی رنگا رنگی زیادہ جاذبیت کا باعث
ہو سکتی ہے۔

ذاتی کالم:

کالم نویس کسی ایک موضوع یا کئی
موضوعات پر رائے کا اظہار کرتا ہے مگر تحریر میں انفرادی
شخصیت کا عنصر غالب رہتا ہے۔
وہ موضوع سے متعلق اپنی گہری معلومات کی مدد سے
اطمینان بخش دلائل پیش کرتا ہے۔
تفصیل میں کالم نویس کے ذاتی خیالات پر زور ہوتا
ہے۔ تقریباً ہر معاملہ میں اپنی مہارت کی دھاک بٹھا دینے
والے انفرادیت پسند کالم نویسوں کی عادت ہے۔
عموماً ایسے کالم نویس کافی تجربہ کار، تعلیم یافتہ اور
سے درجہ بارسوخ ہوتے ہیں۔
حادثات، انتخابات، طوفان، سیلاب جیسے واقعات پر
بھی ذاتی جائزے پیش کیے جاتے ہیں۔
نیویارک سے شائع ہونے والے مشہور روز اشاعت پر
اخبار "دی ہیرالڈ ٹریبون" کی ۸ دسمبر ۱۹۳۱ء کی
اشاعت میں والٹر لپ مین Walter Lippmann نامی
مشہور صحافی نے سب سے پہلے ذاتی کالم شروع کیا تھا۔

(07-04-22)

مزاحیہ کالم:

نفسیات کے ماہرین کہتے ہیں کہ دنیا بھر میں انسان رونے دھونے سے زیادہ خوش و خرم رہنے کے خواہاں ہیں وہ اپنی بوریت کی بجائے ہنسنا ہنسانا چاہتے ہیں۔

رنجیدہ ہونے کی بجائے قہقہے لگانے سے زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ لہذا یہ بات ہے کہ انسانوں کو ہنسنے ہنسانے کے مواقع بہت کم ملتے ہیں۔

عام طور پر ماحول میں سنجیدگی تو رہتی ہیں مگر بہت کم ملتے ہیں۔

عام طور پر ماحول میں سنجیدگی تو رہتی ہیں۔ مگر طبعی بہت کم ملتے ہیں۔

عام طور پر ماحول میں سنجیدگی تو رہتی ہے کہ مگر کھیل معیار مصائب اور مسائل سے فرار کی بڑی اہمیت ادا کرتی ہے۔ لہذا اخبارات میں ایسے ہلکے پھلکے کالم ہوں جن سے قارئین کو ذہنی مزاق سے لطف اندوز ہونے کا موقع نصیب ہو جائے تو بہتر ہے۔ ہر معاشرہ میں بخیل، شرابی، زندہ دل، پاگل، شاعر اور خبطی افراد ضرور ہوتے ہیں جن کی حرکات پر نظر رکھ کر دلچسپ مواد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سنڈیکیٹ کالم:

امریکہ اور انگلستان میں خبر رساں ایجنسیوں کی طرح سینکڑوں ایسے ادارے ہیں جو مختلف النوع اخباری مواد مہیا کرتے ہیں۔

تصویریں، مضامین، خاکے، لطیفے، معمے، بچوں کے مضامین، چٹکلے، مشورے، گھریلو نسخے، تبصرے وغیرہ فر

فروخت کرنے والے ادارے "سنڈیکیٹ" کہلاتے ہیں یوں کالم نویس اپنے کالم معاہدوں کے تحت ایسے اداروں کو فروخت کر دیتے ہیں اور سنڈیکیٹ کی جانب سے یہی کالم خواہش مند اخبارات کو فراہم کیے جاتے ہیں۔

ایسے کالم جو کسی خاص صحافی / مضمون نگار کے لکھے ہوئے نہیں ہوتے یا آزاد قلم کاروں کی جانب سے براہِ راست اخبار کو نہیں ملتے بلکہ "سنڈیکیٹ" سے خریدے جاتے ہیں۔ اور سنڈیکیٹ کالم کہلاتے ہیں

خصوصی کالم:

ایسے کالم جو مخصوص موضوعات پر لکھے جاتے ہیں خصوصی کالم کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ تجارت، سیاست، مذہب، موسیقی، علم ادب، صنعت و حرفت، کھیل کود، عام مشاغل وغیرہ پر خصوصی مضامین یا کالم لکھے جاتے ہیں۔ ایسے کالم عموماً ایسے افراد لکھتے ہیں جو اپنے میدانِ عمل میں ماہر سمجھے جاتے ہیں۔

خصوصی کالم نویس معاوضہ بھی معقول طلب کرتے ہیں۔ خصوصی کالم عموماً بڑے اخبارات میں دیے جاتے ہیں۔

(07-04-2022)

گویا جبکہ کسی کتاب یا رسالے پر تبصرہ کا پڑھ کر اس کی خوبی یا خامی کے بارے میں رائے دینا۔

Webster ڈکشنری میں تبصرے کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے۔

"تبصرہ کسی مطبوعہ مواد، ڈراما کی پیش کش، نمائش یا کسی اور واقعے یا موضوع کے تجزیاتی و تنقیدی جائزے کا نام ہے جو کہ عام طور پر کسی اخبار یا رسالے میں طبع ہوتا ہے۔" (1)

پروفیسر مجید امجد:

پروفیسر مجید امجد تبصرہ کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عربی زبان کے لفظ بصر سے وجود میں آنے والے تراکیب "تبصرہ" نے ترقی کر کے لفظ کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہے۔
بلکہ کسی زمانے تک اس کا استعمال ہوتا رہا۔
لیکن عصر حاضر میں ایک خاص انداز تحریر کو تبصرہ نویسی کی حیثیت سے شناخت کیا جانے لگا۔
اردو میں تبصرہ نگاری کی روایت انگریزی ادب سے پروان چڑھی۔ تبصرہ کے متبادل لفظ کے لیے انگریزی میں (Review) جیسی تراکیب کا استعمال عام ہے۔

تبصرہ نگاری:

اردو ادب میں تبصرہ نگاری انیسویں صدی عیسوی سے فروغ پائی۔
اس سے قبل کا دیباچہ کا رواج بھی عام تھا۔
تبصرہ اور دیباچہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ دیباچہ

خبر نویسی:

مختلف ذرائع سے خبروں کی وصولی کے بعد خبروں کی ترتیب یا ایڈیٹنگ کا مرحلہ آتا ہے خبروں کی ترتیب یا ایڈیٹنگ سے مراد نیوز رپورٹروں سے وصول شدہ خبروں کو ایک خاص اسلوب بیان کے لحاظ سے پیش کرنا خبروں کی ترتیب کہلاتا ہے

خبروں کی ترتیب کے بے قاعدہ ایک عملہ مقرر ہوتا ہے اور یہ لوگ اپنے کام میں کامیاب ہوتے ہیں۔
خبروں کی ترتیب سے پہلے ضروری ہے کہ خبر کے اسلوب تحریر پر ایک نظر ڈالیں۔

خبر کی تحریر:

جب کسی واقعہ کے بارے میں معلومات اکٹھی ہو جاتی ہیں تو خبر کی تحریر کا مرحلہ پیش آتا ہے۔ اور اس میں بعض فنی پہلوؤں سے آگاہی ضروری ہے۔ کیونکہ خبر کی تحریر کا انداز عام بیانیہ نثر کے انداز سے مختلف ہوتا ہے۔

اس کے نمایاں پہلو یہ ہیں۔

عام بیانیہ نثر میں کسی واقعہ کی جزئیات کا ترتیب سے پیشکش کی صفی ہیں۔

بلکہ آغاز سے انجام تک مسلسل واقعات کی ترتیب سے پہلے دی جاتی ہیں۔

اس کے برعکس تمام اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے بیان کی جاتی ہیں۔

عام بیانیہ نثر میں نقطہ عروج تحریر کے تقریباً آخر میں آتا ہے۔ خبر میں نقطہ عروج کو اولیت دی جاتی ہے

(07-04-2022)

تجارت، صنعت و حرفت کی خبریں

اصلاحی خبریں

خصوصی نامہ نگاروں کی بھیجی ہوئی خبروں

رپورٹ کا حق یہ ہے کہ زبان کو آسان بنایا جائے

فقروں کی ترتیب سلیس ہو جائے۔

زبان کی غلطیاں درست کی جائیں اور غیر ضروری مواد حذف کر دیا جائے۔

تبصرہ نگاری کی تعریف و مفہوم:

تبصرہ کے لغوی معنی تشریح، تفصیل اور توضیح ہو جاتا ہے۔ یہ تینوں الفاظ ایک دوسرے سے بہت قریب معلوم ہوتے ہیں۔

کسی بھی کتاب پر تبصرہ لکھنا دراصل اس کتاب میں موجود مواد کی توضیح و تشریح کے عمل میں آتا ہے۔

تبصرہ نگار کتاب کے متن کے حوالے سے اخذ مواد کے ساتھ تعارفی گفتگو کرتا ہے۔

ڈاکٹر عزیز سہیل:

فیروز اللغات کے مطابق تبصرہ کے معنی تشریح تفصیل اور توضیح کے ہیں۔

اُردو لغت ڈاٹ انفو میں تبصرہ کے معنی (لفظاً) کسی کو کوئی چیز دکھانا (مجازاً) کسی بات کے متعلق اظہار رائے، بصیرت کا اظہار۔

اُردو لغت ڈاٹ انفو پر تہذیب الاخلاق کا یہ اقتباس بھی دیا گیا ہے۔

تبصرہ کے معنی عیب و صواب دکھانے کے ہماری زبان میں ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم اس معنی کو بیان کرتے ہوئے لکھا

[illegible]

ادا ہے۔

خبروں کی ادارت:

جب صحافت کا آغاز ہوا تو ایک
اخبار پڑھنے والوں کی تعداد کم تھی۔
دوسری طرف مواد کی قلت دامن گیر تھی۔ اس لیے
اخبار کے دفتر میں جو مواد چھپنے کے لیے آجاتا اس میں
معمولی قطع و برید اور ترمیم کے بعد کوئی ادارتی کام
باقی نہیں رہتا تھا۔
ایک کالم کی بے رنگ سرخیاں لگتے تھے اگر اخبار دلچسپ
مواد یہ تھا کہ وہ عناصر جن سے صحافت عبارت تھی۔
جب پڑھنے والوں کی تعداد بڑھی تو اخبارات نے نئی
کروٹ لی۔
خبروں کی ادارت میں دلچسپی کے سامان پیدا ہوئے
اور کوشش کی گئی کہ قارئین کی توجہ کھینچنے کے لیے
خبروں کی تحریر اور ادارت میں ایسی صورتیں پیدا
کی جائیں۔ تاکہ ان کا پڑھنا آسان ہو جائے۔
بر عوام میں صحافت کا دور شروع ہو گیا اور خبروں
کی ادارت نے باقاعدہ ایک فن کا روپ اختیار کیا
جس کا مقصد یہ ہے کہ واقعات قدیم قارئین کو جدید
اس انداز میں پیش کی جائیں چونکہ آج کے دور میں
بین الاقوامی خبر رساں اداروں قومی خبروں نا
حکومتوں کے اطلاعاتی شعبوں اخبار کے اپنے مقامی
نظریاتی اور تحریر کی نامہ نگاروں اور ریڈیائی نشریات
سے خبروں کا بے پناہ انبار جمع ہو جاتا۔
اردو صحافت کی ایک اور بڑی مشکل یہ ہے کہ
یہاں قومی اور بین الاقوامی خبر رساں اداروں

[illegible]

کی خبریں، انگریزی زبان میں اس لیے پہلے ترجمے کا مرحلہ بھی درپیش ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ خبروں کے چھپنے تک جو مراحل پیش آتے ہیں وہ یہ ہیں۔

- انتخاب، قطع برید اور تصحیح
- تخفیف اور تقسیم میں مدد کا عمل
- ترجمہ
- سرخیاں، خبروں کی ترتیب (میک اپ) کمپوزنگ کتابت
- پروف ریڈنگ (طباعت یعنی چھپائی)

انتخاب کے مرحلے سے لیکر خبروں کی ترتیب (میک اپ) کے اس سارے عمل کو یا طریق کار کو سب ایڈیٹنگ Sub-Editing یا (Subbing) یا کاپی ریڈنگ کہا جاتا ہے۔

سب ایڈیٹنگ کے عمل کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ خبروں کے ادارتی عملے کے تمام کار سامنے دکھا جائے۔ اس عملے کا سربراہ نیوز ایڈیٹر ہوتا ہے۔ اس کے ماتحت تین چیف سب ایڈیٹر یا شفٹ انچارج ہوتے ہیں۔ کام تین شفٹوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ہر چیف سب ایڈیٹر یا شفٹ انچارج کے ماتحت چند سب ایڈیٹر کام کرتے ہیں۔

- نیوز ایڈیٹر
- چیف سب ایڈیٹر
- سب ایڈیٹر
- (تعداد حسب ضرورت)

شہروں کی خبریں مقامی نامہ نگاروں اور خبر رساں اداروں کی دی ہوئی مقامی خبریں ان میں بیرون دفتر کی براہ راست آنے والی خبریں اس شعبہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

- قومی خبریں
- غیر ملکی خبریں
- کھیلوں کی خبریں

آزاد ہند:

مدراس سے 1922ء میں محمد لطیف فاروقی کی ادارت میں جاری ہوا۔

اس اخبار میں مسلم مسائل کا تجزیہ اور ان پر تبصرہ کیا جاتا تھا۔ جس میں وقتی جذباتیت، جوش و ولولہ، احتجاج اور مظلومیت کا غلبہ رہتا تھا۔

جب اردو پر توجہ دینے کے بجائے ہندی اور دیگر علاقائی زبانوں کو ترجیح دی جانے لگی تو آزاد ہند نے مسلمانوں کے مسائل اور ان کے تدارک بالخصوص زبان کے لیے آواز اٹھائی۔

الہلال:

13 جولائی 1912ء کو مولانا ابوالکلام آزاد نے "الہلال" کی بنیاد رکھی۔

اخبار نے برطانوی راج پر تنقید کے ذریعے اپنا پیغام مسلم اقوام تک پہنچایا۔ اخبار نے ہندوستان کی تحریک آزادی کی وجوہات کی توثیق بھی کی اور ہندوستانی مسلمانوں کو تحریک میں شامل ہونے کی تلقین بھی کی۔

اخبار نے برطانوی راج پر تنقید کرنے کے علاوہ، الہیات، سیاسیات، جنگوں اور سائنسی پیش رفت سے متعلق متعدد امور کا احاطہ کیا۔

ستمبر 1913ء میں "الہلال" کے دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی لیکن تب بھی یہ جاری رہا۔

آخر کار اخراجات کا دباؤ بڑھنے کے سبب 18 نومبر 1914ء کو اخبار بند ہو گیا۔

(26May2022)

مگر یہ لوگ اور ادارے اور شماروں کی ہمت کو تعریف بتاتے
جیسے اخلاق کی نقصان بد بات کی گئی ہے۔
یہ اصول و ضوابط اگرچہ کسی کے لیے بھی نئے یا
روئے میں تو جو لوگ موافق انگریزان بنیادی نکات
کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔

(14-04-2022)

ملکی اور غیر ملکی اخبارات کی اہم خبروں کو چن چن
سیاسی اور سماجی حالات کا تذکرہ ہوتا تھا۔ پیش
کیا جاتا تھا۔ اکثر اشتہارات کے لیے چار صفحات پر
مشتمل الگ ضمیمہ نکالا جاتا ہے۔
جن میں ہندو خواتین کی شادی اور سماجی مسائل
درج ہوتے تھے۔

پیسہ اخبار:

یہ ایک اردو روزنامہ تھا۔ جو غیر منقسم
والا سے جنوری 1887ء کو منشی محبوب عالم نے جاری کیا
مولانا ظفر علی خان کے "زمیندار" جاری کرنے پر اس
کا ستارہ گردش میں آ گیا۔
اس کے اداریے بہت اہم ہوتے تھے۔ سماجی اور سیاسی
ہر طرح کے مسائل زیر بحث ہوتے تھے۔
مسائل کا تجزیہ بالکل آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ہوتا
معتدل فکر کا حامل ہونے کے باوجود مسلمانوں کے
مسائل کے بارے میں پر جوش ہوتا تھا۔
حکومت کو خارجہ پالیسی کے بارے میں صلاح و مشورہ
بھی دینے سے نہیں چوکتا تھا۔
"پیسہ اخبار" سٹریٹ۔ لاہور اسی کی یادگار ہے

منادی:

خواجہ حسن نظامی کے زیر ادارت دہلی سے
1909ء میں جاری ہوا۔
"منادی" روزنامہ تھا جو 1974ء تک شائع ہوتا
رہا۔ ان کے صاحبزادے خواجہ حسن ثانی نظامی
اس کے مدیر رہے۔
خواجہ نظامی نے ایک مرتبہ اپنے اخبار میں لکھا کہ میں

برصغیر میں اردو صحافت کی روایت
”پاکستان بننے سے پہلے“

ہندوستان میں اردو کی مطبوعہ صحافت کا آغاز اس بحرانی دور میں ہوا جب پورا ملک سیاسی اور تہذیبی بحرانوں سے گزر رہا تھا۔

انگریزوں کا اقتدار مستحکم ہو گیا تھا اور وہ اپنی تہذیب اور روایات کو نافذ کرتے رہے تھے۔

اس سنگین صورت حال نے اردو اخبارات نے مختلف دہائیوں میں اپنے بال و پر نکالنے شروع کیے۔

اردو کے ان اخبارات کا موضوعاتی مطالعہ بتاتا ہے کہ یہ اخبارات سیاسی خبروں کی اشاعت کے ساتھ ساتھ معاشرتی مسائل بھی اٹھاتے تھے۔

اردو کا پہلا اخبار ”جام جہاں نما“ نہیں بلکہ ٹیپو سلطان شروع کیا ”فوجی اخبار“ تھا جو انہوں نے اپنی شہادت سے کم و بیش 28 سال قبل 1894ء یہ اخبار میں جاری کیا تھا۔ اس میں جہاد کے متعلق مضامین اور وطن کے دفاع سے متعلق مختلف لوگوں کی تحریر شائع ہوتی تھیں۔ سقوطِ سرنگاپٹنم کے بعد انگریزوں نے اس اخبار کی تمام فائلوں اور ساز و سامان کو نذرِ آتش کر دیا تھا۔ اس وقت تک پورے ملک میں کوئی بھی اردو اخبار موجود نہیں تھا۔ اس کے بعد اردو اخبار دہلی، روزنامہ اردو اخبار، پیسہ اخبار، منادی اسلام، فرنٹیئر، آزاد ہند اور اسلام وغیرہ کی صورت میں اردو صحافت کا یہ کارواں چلتا رہا۔

اس دور میں اخبار نکالنا ایک ذریعہ تھا۔

07-04-2022

سچائی کے اظہار اور اعلان کا۔ اس وقت سچ بات کہنا اور لکھنا بہت سے صحافیوں کی موت کا باعث بنا۔ ان صحافیوں میں مولوی محمد باقر سرِفہرست ہیں۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آزادی کی تاریخ اگر لکھی جائے تو اس میں صحافیوں کا خون بھی شامل ہے۔ ذیل میں یکے بعد دیگرے ان گیارہ اخباروں کا جائزہ لیتے ہیں۔ جنہوں نے ایک عہد ساز جنگ کو جنم دیا۔ اور بعد میں آنے والے پرچوں اور تحریکوں کے لیے راہیں ہموار کیں۔

فوجی اخبار:

ہندوستان میں اُردو کا پہلا اخبار جاری کرنے کا سہرا ٹیپو سلطان کے سر ہے۔ 1894ء میں ٹیپو سلطان نے اُردو اخبار جاری کروایا۔ یہ اخبار خاص طور پر فوجیوں کے لیے تھا۔ اس میں دفاع اور جہاد سے متعلق مضامین شائع ہوتے تھے۔ اس میں فوج سے متعلق احکامات بھی شائع کیے جاتے تھے۔ یہ اخبار سلطان کی شہادت تک مسلسل شائع ہوتا رہا۔

سقوطِ سرنگاپٹم کے بعد انگریزوں نے اخبار کی تمام فائلوں اور سازوسامان کو نذرِ آتش کر دیا تھا۔ فوجی اخبار نے آنے والے دور میں صحافت کے لیے راہ ہموار کی یہ اخبار ہفت روزہ تھا۔

مرآۃ الاخبار:

یہ راجہ رام موہن رائے کی ادارت میں کلکتہ سے جاری ہونے والا 20 اپریل

07-04-22

1822ء میں ہفت روزہ اخبار تھا۔
رام موہن رائے فلسفی و مذہبی مفکر اس کا ایڈیٹر تھا۔
انہوں نے سب سے پہلے رسمِ ستی کی رسم کے خلاف مہم چلائی۔

1823ء میں گورنر جنرل ہندوستان لارڈ ولیم بینٹک نے اس رسم کو قانوناً بند کر دیا۔

وہ ہندوستان خصوصاً ہندوؤں کے لیے مغربی تعلیم کے بڑے حامی تھے۔ ان کو احساس تھا کہ اپنے خیالات اپنے ہم وطنوں تک پہنچانے کا بہترین ذریعہ اخبار ہے۔ انہوں نے پریس آرڈیننس کے پریوی کونسل میں دائر کی گئی اپیل رد کیے جانے پر احتجاجاً اپنا اخبار 4 اپریل 1823ء کو بند کر دیا۔

جامِ جہاں نما:

27 مارچ 1822ء کو کلکتہ سے ہری ہرت کے زیرِ ادارت جاری ہوا۔
زیادہ تر خبریں مقامی انگریزی اخباروں سے ترجمہ کی جاتی۔
دیسی ریاستوں کے حالات خبرناموں سے اخذ کیے جاتے تھے۔ یورپی قارئین اس اخبار کو اُردو زبان میں مہارت حاصل کرنے کے لیے پڑھتے تھے۔

دہلی اُردو اخبار:

مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر نے 1837ء میں دہلی سے شائع کیا۔
یہ دہلی کا پہلا اُردو اخبار تھا۔
اس اخبار کے ذریعے ہمیں اس عہد کی سیاسی سرگرمیوں کا حال بھی معلوم ہوتا ہے۔

(19-04-2022)

ڈاکٹر اقبال کے ہندوستان کا عظیم شاعر لیکن
سمجھتا۔ ایک دن ڈاکٹر اقبال کے ڈاکٹر اقبال کے لکھنؤ میں
درد ہو گیا۔ خواجہ صاحب نے ان کو اپنا روغن
فاسفورس بھیجا جس سے ان کو افاقہ ہو گیا۔
انہوں نے خواجہ کو خط لکھا کہ مجھے افاقہ ہوا ہے
خواجہ نے وہ خط اپنے اخبار میں شائع کروا دیا
کہ اس تیل کے متعلق شاعر اعظم کی کیا رائے ہے۔
علامہ اقبال نے خط پڑھ کر کہا کہ شکریہ خواجہ
صاحب کے روغن فاسفورس نے مجھے شاعر اعظم
تو بنا دیا۔

اسلامک فریٹرنٹی!

"اسلامک فریٹرنٹی" مولانا
برکت اللہ بھوپالی کے زیر ادارت 1910ء میں
ٹوکیو جاپان سے جاری ہوا۔
وہ ایک بھارتی انقلابی تھے جن کی ہمدردیاں
پان اسلامی تحریک کے ساتھ تھیں۔
وہ بھارت سے باہر رہ کر اپنی پرجوش تقاریر
اور بیانات اپنے اخبارات کے ذریعے عوام تک
پہنچاتے تھے۔ انقلابی تحریروں کے ذریعے تحریک
آزادی میں حصہ لیتے رہے۔
مستقبل پر نظر رکھنے والے ایک رہنما کی حیثیت سے
انہوں نے نہ صرف انقلاب کا پرچار کیا بلکہ اس کے
پس پردہ عوامل پر بھی نگاہ رکھی۔
انہوں نے سب کو نظام حکومت کا تصور اس
وقت پیش کیا جب یہ کم از کم ہندوستانی عوام
کے لئے اجنبی تصور تھا۔ اس اخبار نے انقلابی
تحریروں کے ذریعے تحریک آزادی میں اہم کردار
ادا کیا۔

(22-04-2022)

روزنامے، ہفتہ وار اور ماہنامہ شائع ہوتے تھے۔
تقسیم کے بعد ان میں سے 345 ہندوستان میں رہ گئے 70
اخبارات کے مالکین اور مدیران پاکستان کو ہجرت
کر گئے۔ آر این آئی کی رپورٹ 1957ء کے مطابق
اس وقت 513 اردو اخبارات تھے۔ جن میں مجموعی
تعداد اشاعت 7.84 لاکھ تھی۔
2012ء میں یہ تعداد 710 اردو روزنامے اور کل تعداد
اشاعت دو کروڑ 20 لاکھ کے لگ بھگ تھی
آزادی کے بعد کئی نئے اخبارات وجود میں آئے۔ جن
میں "دعوت"، روزنامہ "منصف"، "اعتماد"، روزنامہ
"راشٹریہ سہارا"، "آزاد ہند"، اخبار مشرق وغیرہ۔
اس کے علاوہ ان کی اپنی ادارت میں "نور جہاں"
ماہنامہ شائع ہوتا ہے۔

(20-4-22)

جس کے حکم سے انہیں 16 ستمبر 1857ء کو خونی دروازہ کے باہر فوجی دروازے کے سامنے میدان میں توپ کے گولے سے شہید کر دیا گیا۔
اس طرح اردو کے پہلے صحافی نے جام شہادت نوش کیا۔

دوسرا دور:

عبدالسلام خورشید کے مطابق
1857ء کے بعد اردو روزناموں کا دور شروع ہوا۔
اردو کا روزنامہ اخبار کلکتہ کا اردو گائیڈ تھا۔
جسے مولوی کبیر الدین احمد خان نے 1859ء میں شروع کیا۔ اس کے بعد اردو کا دوسرا روزنامہ 1857ء میں لاہور سے شروع ہوا جس کا نام روزنامہ پنجاب تھا۔
اسی دور میں لاہور سے ایک اخبار "رہبر ہند" بھی شائع ہوا۔

جنوبی ہند میں اردو اخبار:

اردو اخبار کی اشاعت کے سلسلے میں جاری ہوا تاہم ڈاکٹر محمد افضل الدین نے جنوبی ہند کی اردو صحافت میں لکھا ہے کہ 1859ء سے پہلے بھی مدارس میں ایک درجن سے زیادہ پرنٹنگ پریس قائم ہو چکے تھے۔
لیتھو گرافی اگرچہ کلکتہ میں بعد مدارس میں شروع ہوئی۔

افضل الدین اقبال کے حوالے سے علیم صبا نویدی نے 1841ء سے 1857ء تک مدارس سے شائع ہونے والے جن اردو اخبارات اور جرائد اور رسائل کا ذکر کیا جو کہ درج ذیل ہیں۔

ہفتہ وار جامع الاخبار 1841 ایڈیٹر سید رحمت اللہ

اُردو صحافت کی تاریخ:

اُردو صحافت کے آغاز سے متعلق متعدد دعوے کئے گئے ہیں. کسی نے مولوی محمد باقر دہلوی کے سر اس کا سہرا باندھا ہے. جو تحریکِ آزادی کے لئے شہید ہونے والے پہلے صحافی تھے جنہیں انگریزوں نے توپ سے باندھ کر اڑا دیا تھا. مولوی محمد باقر کا اُردو اخبار دہلی سے 1836ء سے 1857ء تک جاری رہا. بعض کا یہ دعویٰ ہے کہ اُردو کا پہلا اخبار آگرہ اخبار ہے. جو اکبر آباد سے 1831ء میں جاری کیا گیا. مورخین لکھتے ہیں کہ اردو کا سب سے پہلا اخبار جامِ جہاں نما کا ضمیمہ تھا جو 27 مارچ 1823ء میں جاری ہوا. جناب یوسف کاظم غازی کا دعویٰ ہے کہ مراۃ الاخبار اُردو کا پہلا اخبار ہے. جو 1821ء میں کلکتہ سے جاری ہوا. جس کے روحِ رواں راجہ رام موہن رائے تھے. ایک اور دعویٰ یہ ہے کہ 1810ء میں کلکتہ سے کاظم علی نے اُردو اخبار کے نام سے اُردو صحافت کا آغاز کیا کہ ایک لیلے کیا ہوا اور شیراز ٹیپو سلطان شہید نے کیا تھا. جنہوں نے 1794ء میں ایک حکم صادر کیا کہ ایک سرکاری پریس جاری کیا جائے. جس میں عربی حروف میں ٹائپ کے چھاپے ہوں. ان کے حکم کی تعمیل ہوئی.

ٹیپو سلطان نے فرمایا کہ!

اس پریس سے اُردو زبان کا اخبار جاری کیا جائے اور سرکاری نگرانی میں جاری ہوا جو اُردو زبان کا پہلا اخبار تھا. اگرچہ عوام تک اس کی رسائی نہیں تھی.

(20.04.22)

"جو کمپنی کی فوج کے افسروں اور سپاہیوں میں
تقسیم کیا جاتا تھا۔

یہ وہ دور تھا جب سرکاری زبان فارسی تھی
اردو کی ابتدائی حالت تھی۔ مگر بعد میں وہاں بیٹھے
کے دور میں انگریزوں نے یہ بیان کیا تھا کہ آنے
والا دور اردو کا ہوگا۔

یہ فوجی اخبار تعطیل کے بغیر ہفتہ وار شائع ہوتا تھا۔
اس میں فوج کی نقل و حرکت افسروں کے تعیناتی
اور تبادلے کی اطلاعات درج ہوتی تھیں۔
فوج کے متعلق احکامات بھی جاری کیے جاتے تھے
یہ پانچ سال تک پابندی کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔
ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد انگریزوں نے پریس
اور فوجی اخبار کی تمام فائلوں کو ضبط کر لیا۔
اور اسے آگ لگا دی۔

پہلا اخبار عوامی اخبار:

جہاں تک عوامی اخبار سے جامِ
جہاں نما کو اردو کا اولین اخبار کی سند دی جا سکتی ہے
جس کے ناشر ہری ہرت اور ایڈیٹر سدا سکھ لال تھے
جامِ جہاں نما کی مقبولیت اور اس کے مضامین سے
پیدا ہونے والے جوش اور ولولے کے پیشِ نظر برطانیہ
حکومت کے اس وقت کے چیف سیکرٹری ولیم بٹر
ورتھ بیلی ایک خفیہ فائل تیار کی تھی۔
جس میں جامِ جہاں نما پر کنٹرول اور سنسر کی ہدایت
تھی جامِ جہاں نما ہی کی وجہ سے 1823ء میں
پہلا پریس ایکٹ رائج ہوا۔
یہ اخبار دلچسپ اور دلفریب تھا جس میں شیخ
ابراہیم ذوق، بہادر شاہ ظفر، مرزا غالب، حافظ

(20-04-22)

دوسرے رسول: مرزا محمد علی، مرزا انوار الدین کے کلام شائع ہوئے۔ ذوق اور غالب کی نوک جھونک کی خبریں بھی اس میں شامل تھی

اودھ اخبار:

ان کے ہم عصر سات صحیفوں میں ماسٹر رام چندر مدیر فوائد الناظرین، خیر خواہ ہند مجد ایڈیٹر فوائد الشائقین تھے جن کے اخبار بھی مولوی باقر کی پریس میں چھپتے تھے۔

ماسٹر رام چندر نے 1845ء میں "خیر خواہ ہند" بھی شائع کیا۔

اردو کا پہلا صحافی:

مولوی محمد باقر نے 1857ء کی بغاوت کے روز اول سے دہلی اردو اخبار کی جو دل دہلا دینے آنکھوں دیکھا حال تھا۔ یہ 17 مئی 1857ء کو شائع ہوا۔ ہندوستان کی بغاوت کے بعد انگریزوں نے انگریز حکمرانوں نے غدر قرار دے کر ایک تنقیح آمیز اشتہار چھپوا، جامع مسجد دہلی کے دروازوں اور کئی نمایاں مقامات پر چسپاں کیا۔

مولوی محمد باقر نے اس اشتہار کو اپنے اخبار میں بھی شائع کیا۔ جس سے اسلام اور مسلمانوں سے متعلق دل آزار آمیز الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔

مولوی محمد باقر نے قلمی نام سے کئی مضامین اپنے اخبار میں شائع کئے۔ جس نے ہندوستان کے حوصلے بلند کئے اور مولوی محمد باقر کو ستمبر میں گرفتار کیا گیا اور فرنگی جاسوسی محکمہ کے انچارج کیپٹن ہڈسن کے سامنے پیش کیا گیا۔

(20-04-22)

۱۔ ہفتہ وار آفتاب عالم ۱۸۴۷ء

۲۔ ہفتہ وار اعظم الاخبار ۱۸۴۸ء ایڈیٹر حکیم [illegible]

جنگِ آزادی میں اردو صحافت کا کردار:

اپنے دور کے ممتاز صحافی و ادیب نے اس تحقیقی مقالے میں جو ماہنامہ آج کل دہلی کے اردو صحافت نمبر میں شائع ہوا۔

جنگِ آزادی میں اردو صحافت کا رول بڑا اہم رہا۔ اس دور کے چند صحافیوں میں جنہوں نے جنگِ آزادی کی حمایت کی ان کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں: مولوی محمد باقر تو اپنے جنگِ آزادی کے لیے شہید ہوئے رہے۔ ان کے فرزند مولوی محمد حسین آزاد جو خود بھی اخبار نویس تھے۔ انہیں انگریزوں نے اشتہاری مجرم قرار دے کر گرفتاری کے لیے پانچ سو روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ "صادق الاخبار" کے ایڈیٹر مولوی جمیل الدین، "اردو اخبار" کے ایڈیٹر منشی نول کشور، [illegible] بغاوت ہند کے مدیر قند لال، ہفت روزہ "تحریر خلق" کے منشی الہودیا، جلوہ طور میرٹھ کے روح رواں سید ظہیر الدین، طور رسا، سائنٹیفک سوسائٹی علی گڑھ کے ادارتی رکن مولانا محمد اسماعیل علی گڑھ، یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آزادی کی تاریخ اگر لکھی گئی ہے تو اس میں ان کا خون بھی شامل ہے

تقسیم ہند کے وقت اردو اخبار:

[illegible] کے ایک مقالے کے مطابق ہندوستان کی تقسیم کے وقت کل ۴۱۵ اردو اخبارات جن میں

ریڈیو کی ابتداء و ارتقاء:

ریڈیو وہ الیکٹرونک میڈیا ہے جو ریڈیائی لہروں کا استعمال کرتے ہوئے معلومات جیسے آواز وغیرہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔

بیسویں صدی کے ابتدائی دور میں ریڈیو ہی معلومات کا ایک موثر ذریعہ تھا۔ اس وقت سرکردہ سیاسی رہنما موقع بہ موقع تقریر کرتے تھے۔ برصغیر کے نوجوان اور بچے (خصوصاً) بڑے شوق میں کرکٹ والی چنوتی حرکت والیسٹی کے بڑھنے ہی ریڈیو کی کرکٹ کا منٹری اور ڈاکو منٹری ان کو۔ وہ اس ڈاکو منٹری کو بڑے شوق سے سنتے تھے۔ اس کے علاوہ خواتین کے لیے فلمی نغمیں اور مقالے نشر کیے جاتے جیسے خواتین بہت ذوق و شوق سنتی تھی۔ یا کہانی۔ کاشتکاری بھی ریڈیو پر عام ہے۔ ٹاک شوز کو بھی لوگ سنتے تھے۔ جس میں مشاہیر کے انٹرویو ہوتے تھے۔ اور بھی کئی لوگ اپنے خیالوں کا اظہار کرتے تھے۔

مگر ریڈیو میں سب سے اہم پروگرام کی بنتی خبر ہے۔ ریڈیو کی مکمل خوبی وقت کی پابندی تھی۔ اس کے علاوہ ایک اور اہم بات جو آج بھی ریڈیو میں عام ہے وہ یہ ہے کہ ریڈیو شہری علاقوں سے زیادہ آج بھی دیہی علاقوں میں مقبول ہے۔

ٹی وی میں سمارٹ فون کے عام ہونے کے ساتھ ساتھ لوگ ریڈیو کے channel کو زیادہ سننے لگے

(21 May 2022)

جدید دور میں ایک خود مختار ریڈیو کی سہولیات بھی ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک بھارت کی اہم زبانوں کی نشریات دستیاب ہیں۔

مصنف میں ایک ایسا ریڈیو اسٹیشن بھی ہے جو پروگرام ان لوگوں کے لیے نشر کرتا ہے جو سیکھنے کے خواہش مند ہیں۔ ان میں ان افراد کے باقاعدہ تحریری سلسلے کے لیے پروگرام نشر کیے دیئے جاتے ہیں۔

ریڈیو کی تاریخ:

ریڈیو کی تاریخ انیسویں صدی کے دوران کی جانے والی متعدد دریافتوں سے پیدا ہوئی۔ جس نے اس کی مزید ترقی کی۔ سب سے اہم جیمز کلرک میکسویل کی طرف سے کی جانے والی دریافت ہے۔ جس نے 1867ء میں اپنے ریاضی کے کام میں ریڈیو لہروں کی پیشن گوئی کی۔ بعد میں 1887ء میں جرمن ریاضی دان ہینرچ ہرٹز نے اپنی لیبارٹری میں ریڈیو لہروں کو پیدا کر کے میکسویل کے نظریے کو استعمال کیا۔ بعد میں اطالوی موجد گگلیلمو مارکونی نے وائرلیس سسٹم کے ذریعے لمبی دوری تک پیغام منتقل کرنے اور بجلی کے اس کے استعمال سے متعلق پیٹنٹ دریافت کیں۔ اس طرح مارکونی نے short waves وائرلیس مواصلات کو قائم کیا جو بعد میں صدی میں ریڈیو کے نشریے کی ترقی کی بنیاد ہوئے۔

ریڈیو کی پیدائش:

سٹیشن

(21-05-2022)

اس دن بیشتر دنیا بھر کے سامعین کے لیے ریڈیو نشریات کی پیشکش ہوتی ہے، یہ دن سامعین کے لیے اہم ہے۔ ریڈیو اسٹیشنوں پر مختلف پروگرام شیڈول کے ساتھ نشر ہوتے ہیں۔

اگر ہم ریڈیو کے عالمی دن کی بات کریں تو ہر سال 13 فروری کو ریڈیو کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کی منظوری اقوام متحدہ کا ادارہ برائے تعلیم و ثقافت یونیسکو نے دی تھی جو کہ اقوام متحدہ کا تعلیم، سائنس و ثقافت اور اپنے 36ویں سالانہ اجلاس میں ہوئی۔ اس کی تجویز اسپین ریڈیو اکیڈمی نے یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کے نام 2008ء میں ایک خط لکھ کر دی تھی۔ اس کے بعد ہر سال 13 فروری کو ریڈیو کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

ریڈیو پاکستان:

ریڈیو پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قومی و سرکاری ادارہ ہے جو قومی اطلاعات و نشریات میں ہے۔ اس ادارے کا انتظام و انصرام پاکستان براڈ کاسٹنگ ایکٹ 1972ء کے تحت ہے۔
یہ ادارہ اقتصادی، زرعی، سماجی، سیاسی، مذہبی و ثقافتی شعبوں میں سماجی موضوعات پر مباحثوں، ڈراموں، دستاویزی پروگرام، سامعین کے شرکت والے مذاکروں، عام بات چیت، موسیقی اور خبروں کے پروگراموں کے ذریعے عوامی خدمات کی سرپرستی کرتا ہے۔
بنیادی طور پر ریڈیو پاکستان دراصل قیام پاکستان سے پہلے آل انڈیا ریڈیو کے نام

سے موجود تھا۔ مگر قیام پاکستان کے بعد یہ ادارہ ریڈیو پاکستان کے نام سے پیش ہوا تھا۔ آزادی کے بعد ریڈیو پاکستان نے اپنی شناخت پیش کی۔ (20)

رابطہ

اردو اور دیگر علاقائی زبانوں کے ذرائع کے طور پر استعمال ہے اور جو ہر حوالہ تک پیارٹ کے ذریعے متنوع معلومات کی نشر و اشاعت، پاکستانی قومیت، اس کے نظام اور ثقافت کے جذبات کے احترام کو فروغ دینے کے قابل ہوا۔

ریڈیو کا سنہری دور وہ تھا جب ریڈیو حقیقی معنوں میں تقریباً ہر خاندان کا فرد اور دوست ہوا کرتا تھا۔

یہ وہ دور تھا جب ریڈیو پر پروگرام کرنے والے فنکار اور صداکار سامعین میں بے حد مقبول ہوا کرتے تھے اور ہر ریڈیو اسٹیشن کو روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں خطوط موصول ہوا کرتے تھے۔

ریڈیو ایک استاد اور رہنما کی طرح لوگوں کی تربیت کرتا تھا۔ اور سامعین ریڈیو کے ذریعے دی جانے والی تربیت پر ایک طالب علم کی طرح عمل کرتے تھے۔

ریڈیو نے عوام کی ذہنی نشوونما اور اخلاقی تربیت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ریڈیو تفریح کا بھی سب سے بڑا ذریعہ رہا۔ پاکستان کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے گلوکار، موسیقار، اداکار اور محققین ریڈیو پاکستان کے ساتھ وابستہ رہے۔ لوریوں وقت جب ثقافتی ترقی اور فکری ہم آہنگی کی ترقی کا آغاز ہوا۔ وہ سامعین جو ریڈیو پر ڈرامے کا منتظر

(21-05-2022)

سنا کرتے تھے۔ وہ اب تک عمر قریشی جمشید
کو دیکھیں بھی کے معروف تھے۔
عمر قریشی کے انداز کو اردو کمنٹری میں معیار
تسلیم کیا گیا۔ اس طرح اگر پاکستان کے فٹبال کی
کمنٹری کی بات کی جائے تو ایس ایم نقی کو
اردو کمنٹری کا باوا آدم کہنا بے جا نہ ہوگا۔
بے ساختہ اردو کمنٹری میں۔ جیسے پاکستان میں
پاکستان کے سنہرے دور کے دوران جب ہاکی ٹیم
نے دنیا کو حاصل کی تھی۔

ریڈیو نے پاکستان میں فلم اور
آرٹ کو فروغ دینے والے ادارے
کی ذمہ داری سنبھالی ہوئی
تھی۔ ٹی وی اور فلم کے اکثر
مقبول فنکاروں نے اپنے فنی
سفر کا آغاز ریڈیو سے کیا۔

ان دنوں مرد خواتین اور حالات حاضرہ کے پروگرام
زیادہ سنتے تھے اور خواتین ڈراموں اور موسیقی
کے پروگرام جب کہ نوجوان سکول براڈکاسٹ اور
بچوں کی دنیا زیادہ شوق سے سنتے تھے۔
بڑی تعداد میں لوگ مباحثوں تقریری مقابلوں
اور مشاعروں میں شرکت کرتے تھے۔
ریڈیو نے پاکستان میں فلم اور آرٹ کو فروغ
دینے والے ادارے کی ذمہ داری سنبھالی ہوئی تھی۔

ٹیلی ویژن:

ٹیلی ویژن یا بعید نما Television در اصل ایک ایسی برقیاتی اختراع Electronic device کو کہا جاتا ہے۔ جو متحرک یا ساکت تصاویر کو عام طور پر وصول کرنے کو کیا جاتا ہے۔ یہ صوتی سماعیہ (Audio) کو وصول کرنے اپنی مشابہ ہے کی خوبیوں کے ساتھ یکجا رہتی ہے۔

دقیق اصطلاحی کے تحت بعید نما کی تعریف کی جائے تو یہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ اصل میں برقیاتی اسی متعاع Electromagnetic کی مدد سے متحرک تصاویر کو آواز کے ساتھ نشر اور وصول کرنے کا ایک مکمل نظام ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ اوپر میں بھی ذکر کیا گیا کہ اس بعید نما ٹیلی ویژن نظام کی یہ تصاویر اور آواز ارسال وصول کرنے کے لیے برقیاتی اشارے Electronic Signal استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ برقیاتی اشارے عام طور پر کسی ایک منتخب مقام سے نشر کیے جاتے ہیں۔ جس کو مرکزہ بعید نما Television center اور بعید نما (Television station) بھی کہا جاتا ہے۔

ٹیلی ویژن کا آغاز

26 جنوری 1926ء کو ٹیلی ویژن کے موجد تحریر کروا دیا گیا۔ جس کے بعد دیگر سائنس دان کے آغاز کے درمیان 38 برس کا واضح فرق ہے۔

ٹی وی سنٹر 1926ء میں آغاز ہوا۔

(27 May 2022)

پروگرام کئے جاتے ہیں۔ ... ہیں۔
مشرق وسطیٰ کے مسلمین ٹرمپ نے ایک انگریزی
رموز کا سر کے ساتھ ساتھ ایک نیوز channels کا دوارہ
بھی شروع کر رکھا ہیں۔
اس کے علاوہ ٹی وی کے اور بھی بہت سے channel
ہے۔ جن پر ڈرامے وغیرہ نشر کیے جاتے ہیں۔
اور لوگ ان سب چینل کو شوق اور دلچسپی سے دیکھتے
ہیں۔

ٹیلی ویژن صحافت کے بارے میں!

ٹیلی ویژن صحافت کے بارے میں
اردو زبان میں شائع ہونے والی پہلی کتاب ہے۔
اور اب بے شمار نوجوان کے کتاب کے ابتدائی حصے
میں خبر کی ساخت پر بحث کی گئی ہے اور خبر کے
متعلق عناصر کو جمع کرنے اور ترتیب دینے اور
اس کو واضح کئے گئے۔
اس کے بعد خبر کی زبان، آواز کی لہجے اور
الفاظ کے تعلق پر بحث کی گئی ہے۔ اور خبر کے
متعلق عناصر کو جمع کرنے اور ترتیب دینے اور اس
کو واضح کیا گیا۔
ریڈیو کی نشریات بذات خود ایک وسیع مضمون ہے
لیکن اس کے ان تمام خاص نکات کو کتاب
میں واضح کر دیا گیا ہے جس سے ایک طالب علم مراحل
سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے۔
کتاب کے آخری باب بجا طور پر جدید صحافتی
اخلاقیات کے بارے میں سچائی اور آزادی کے
بنیادی اصولوں کے ساتھ ساتھ صحافتی فرائض
دوسروں کی نجی زندگی کا احترام، الزامات

مگر پاکستان میں ٹی وی کی نشریات 26 جنوری (1964ء) میں شروع ہوا۔

تعریف:

ٹی وی عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی دیکھنا / سننا ہے۔ ٹی وی کے ذریعے انسان بہت سے اہم معلومات اور خبریں فارغ وقت میں اس سے موسیقی بھی سن سکتا ہے۔

ٹی وی چینل:

پاکستان میں میڈیا پیدا ہوا ایک حیرت انگیز عمل کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اسے سرکار کے ذریعے چلانا میڈیا پالیسی کمیٹی یا معاشرے کے مضبوط تر ہوتی ہے کہ مڈل کلاس کی اقتصادی طلب حقیقت تو یہی ہے کہ گزشتہ ایک عرصہ کے دوران اتنے نئے ٹی وی چینل سامنے آ گئے کہ ان سب کے نام یاد رکھنا بھی ممکن نہیں۔

فی الحال ہماری گفتگو کا محور صرف خبریں نشر کرنے والے channel ہے۔ پاکستان میں الیکٹرانک ذرائع سے خبروں پر ریڈیو پاکستان کا جابرانہ سرکاری کنٹرول تھا۔ جو سن ساٹھ کے بعد عرصہ میں اپنی تمام تر سمیتی اور کوتاہ نظری کے ساتھ پاکستان ٹیلی ویژن کو منتقل ہو گیا۔ چند برس پہلے یہ تصور بھی ناممکن تھا۔

اس وقت ٹیلی ویژن کے مقابلے میں، جیو نیوز ایکسپریس نیوز آ گیا۔ ڈان نیوز، اے۔ آر۔ وائی، انڈس نیوز، جیسے چینلز والی خبریں موجود ہیں۔ ایکسپریس والے بھی انگریزی شروع

اس اخبار کا پہلا نام "اخبار دہلی" تھا۔
لیکن ۱۰ مئی ۱۸۴۰ء کو اس کا نام "دہلی اردو اخبار" ہو گیا۔
اس اخبار میں کھل کر انگریز سرکاری اور ان کے اقدامات کی مخالفت کی جاتی تھی۔
اور اسی ضمن میں جنگِ آزادی کی ناکامی اور مغلیہ سلطنت کی تاراجی کے ساتھ انگریزوں کی جانب سے مولوی محمد باقر کو شہید کر دینے کے بعد بالآخر اس اخبار کی زندگی میں ۱۳ ستمبر 1858ء کو ختم ہو گئی۔

روزنامہ اردو اخبار: 1858ء

کلکتہ 1858ء میں مولوی نصیر الدین احمد نے جاری کیا۔ اس اخبار نے نوزائیدہ اردو صحافت کے لیے ایک مخصوص مزاج اور آہنگ پیدا کیا۔ جس میں توانائی بھی تھی۔ اور بوقلمونی بھی۔ اس میں روزمرہ کی علاقائی، سیاسی، اور ثقافتی خبریں شائع ہوتی تھیں۔
جنگِ آزادی کے حالات و واقعات اور اس دوران پیش آنے والے حالات و واقعات اس اخبار کا حصہ تھے۔

اخبارِ عام:

پنڈت مکند رام نے یکم جنوری 1817ء کو لاہور سے جاری کیا۔ پنڈت گوپی ناتھ لیلے ایڈیٹر تھے۔ پنجاب کی اردو صحافت میں جدید دور کا آغاز اسی اخبار سے ہوا۔
پرچے میں سماجی اور معاشرتی اصلاح پر تحریریں چھپتی تھیں۔ تاریخی اور علمی مضامین کے علاوہ مسلمانوں کی تعلیم کے لیے بالخصوص اور دیا جاتا ہے

دراصل کتاب کی اشاعت سے قبل کسی مشہور قلمکار ادیب سے لکھوا کر کتاب میں شامل کیا جاتا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ادیب و ناقد ان کتاب پڑھ کر تبصرہ لکھے تاکہ کتاب اشاعت میں ان کی رائے کو شامل کیا جائے جس کے ذریعے نہ صرف کتاب اور مصنف کو متعارف کیا جائے بلکہ کتاب کے نمایاں خدوخال کی بھی نشاندہی کی جاتی ہے۔

لیکن عصر حاضر میں رپورتاژ نگاری کی بھی اہمیت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔

کیونکہ یہ صدی سائنس و ٹیکنالوجی کی صدی قرار دی گئی اور ظاہر ہے کہ اس صدی کو برقی صدی کہا جا رہا ہے۔ کیونکہ انسانی تاریخ میں اس سے زیادہ ترقی کسی اور دور میں نہیں ہوئی۔

ٹیکنالوجی کے زیر اثر صحافت بھی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا (ذرائع ابلاغ) کی ترقی کی بھی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔ اور صحافت کا اضافہ ہوتا ہے۔

اور پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں پروگرام کے علاوہ وقتاً فوقتاً سے معلومات، ثقافتی اور تفریح کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔

ان مختلف پروگرام اور روزناموں میں بھی تبصرہ نگاری کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ ان کتابوں پر تبصرہ ہو یا فلمی دنیا کی شخصیت یا پھر کوئی سائنسدان، بزنس مین کی شخصیت ہو یا کوئی پروڈکٹ اس سے متعلق باقاعدہ طور پر تبصرہ شائع یا نشر کیا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر تبصرہ نگاری کے فن کو خوب مقبولیت حاصل ہو گئی ہے۔

مشرقی ممالک میں تبصرہ نگاری کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

28-09-2022

اور یہ ابلاغ کے تیز ترین اور تیز رفتار ذرائع ابلاغ ہیں۔ جو لمحوں کے اندر خبر کو پوری دنیا میں پھیلاتے ہیں جس کی وجہ سے پوری دنیا گلوبل ویلج میں بدل چکی ہے۔

الیکٹرونک میڈیا نے لوگوں کی عمومی معلومات میں غیر معمولی اضافہ کیا ہے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اور اس کے اندر انٹرنیٹ سب سے زیادہ اہم ایجاد ہے۔

انٹرنیٹ:

انٹرنیٹ ذرائع ابلاغ کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے اور ایک انتہائی تیز رفتار سروس بھی۔ آج کے دور کی اہم ٹیکنالوجی کمپیوٹر کا ایک عالمگیر نیٹ ورک ہے۔ جو مختلف انداز میں بے شمار معلومات مہیا کرتا ہے۔ میل کے ذریعے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک خبریں اور تصاویر چند سیکنڈز میں پہنچ جاتی ہیں۔

(28 May 2022)

۹ جنوری ۱۸۶۴ء کو اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا گیا اور اس کا نام غازی پور میں باقاعدہ ایک سوسائٹی قائم کی۔

۱۸۴۷ء میں سر سید احمد خان کے بڑے بھائی سید محمد خان نے دہلی کے دوسرے ہفتہ وار اخبار کا اجرا کیا۔ اور اس کا نام سید الاخبار رکھا۔ جس کی ادارتی ذمہ داری ان کے انتقال کے بعد سر سید نے سنبھالی۔

بقول سر عبد القادر!

"سر سید احمد خان کو صاحب طرز اخبار نویس بنانے میں سید الاخبار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے"

جب سر سید کا تبادلہ غازی پور ہو گیا تو سائنٹفک سوسائٹی کا دفتر بھی وہیں منتقل ہو گیا۔

۳۰ مارچ ۱۸۶۶ء سے اس سوسائٹی سے ایک اخبار جاری کیا گیا اور اردو نام اخبار سائنٹفک سوسائٹی اور انگریزی نام The aligrah institute gazette طے پایا۔ یہ اخبار سر سید کی اخبارات نگاری کا آخری دم تک جاری رہا۔ اس اخبار سے قبل اردو اخبارات میں اداریے لکھنے کا رواج نہیں تھا۔

اس گزٹ نے اسے عام کیا اور سر سید نے اس سے اداریے تحریر کیے۔ جن کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ صحافت کے بارے میں بہت گہری نظر رکھتے تھے۔

اس اخبار کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا حالی لکھتے ہیں کہ:

"اس اخبار کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ایک نام انگریزی اور ایک اردو میں ہوتا تھا۔ اور اس کے مضامین اردو میں الگ اور انگریزی میں الگ چھاپے جاتے ہیں۔"

سرسید احمد خان اور اردو صحافت !

اردو صحافت کے میدان میں

سرسید احمد خان نے بڑے بڑے کارہائے انجام دیئے ہیں۔

سید الاخبار، علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ، تہذیب الاخلاق
برصغیر میں صحافت کی ابتداء 29 جنوری 1970ء
کو بنگال گزٹ سے ہوئی۔ ان کے تقریباً 60 سال
بعد مسلمان اہل قلم اس میدان میں نظر آئے۔
اور ان کے دور کا پہلا اردو اخبار فروری 1821ء
کلکتہ سے منظر عام پر آیا۔

اس کے بعد 1857ء تک تقریباً 53 اخبارات و
رسائل مسلم اہل قلم نے مختلف مقامات سے شائع
کیے۔ جو فارسی یا اردو زبان میں ہوتے تھے۔
جب کہ اس دور میں جاری ہونے والے انگریزی، ہندی،
بنگال اور دیگر علاقائی زبانوں میں ان اخبارات
کا پتہ نہیں ملتا۔ جو کسی مسلم اہل نے جاری کیا۔
اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اردو زبان میں
سرسید سے قبل ہی باقاعدہ صحافت کا آغاز ہو
چکا تھا۔ سرسید احمد خان کو صاحب طرز اخبار
نویس ہونے میں سید الاخبار کو بنیادی
اہمیت حاصل ہے۔

1862ء میں سرسید احمد خان کو صاحب طرز
(اخبار نویس بنا) نے علوم و فنون کو فروغ دینے
کے لیے سائنٹفک سوسائٹی قائم کی۔
جس میں قدیم و منقول کی عمدہ کتابیں اور
انگریزی کی مفید کتابوں کو اردو میں ترجمہ
کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

(26-05-2022)

چینلز سارا سارا دن کچھ نہ کچھ نشریات دیتے رہتے ہیں۔ پہلے ٹی وی پر کچھ، ڈرامے جیسے رستم و سہراب کارٹون ۔ ٹوٹا کہانی وغیرہ کی نشریات بھی دی جاتی تھیں ۔ ادب کے حوالے سے کبھی ادبی [illegible] کوئی مشاعرہ بھی ٹی وی پر نشر کر دیا جاتا تھا۔
اب کے جدید دور میں ٹی وی پر کئی ڈرامے فلمیں۔ اور مشاعرے نشر ہوتے ہیں۔ چوبیس گھنٹے مسلسل پورا وقت نشریات دیتا ہے۔
ٹی وی پر اب نئے طرح طرح کے channels آئے ہیں۔ ہر channel پر الگ الگ نشریات دی جاتی ہیں۔
کچھ channels پر ڈرامے کچھ پر فلمیں۔ کچھ پر خبریں کچھ پر کھیلوں کی نشریات دکھائی جاتی ہیں۔

داستان!

پہلے زمانے میں ہم داستان کو صرف پڑھ سکتے تھے مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ داستان بھی ڈرامے کی شکل میں سامنے انسان دیکھ سکتے ہیں۔

ناول!

ناول بھی پہلے صرف پڑھنے کی حد تک محدود تھے مگر اب ناول کو بھی ڈرامے کی شکل میں ٹی وی پر ہم سامنے دیکھ سکتے ہیں۔

جائزہ!

پہلے زمانے میں غزل۔ نظم۔ ناول، داستان وغیرہ پڑھنے کی حد تک تھے مگر اب دور جدید کے اندر ان چیزوں کو ہم سامنے ٹی وی پر دیکھ سکتے ہیں۔ ڈرامے کی صورت میں با قسط وار بھی ان کو ہم دیکھ سکتے ہیں۔

26-May-22

بھی خاص مقام حاصل ہے۔
ٹی وی کے ذریعے ہمیں اہم خبروں کی آگاہی
ہوتی ہے۔

اگر ادب کے حوالے سے بات کی جائے تو ٹی وی کا
زمانہ میں نئی تھی۔ جب سادہ ٹی وی سے آغاز
ہوا تھا اس دور میں لوگ بہت شوق سے ٹی وی
دیکھنے کے خواہش مند ہوا کرتے تھے۔

قدیم زمانے میں ٹی وی کی نشریات ایک مخصوص
وقت میں دکھائی جاتی تھی۔
خبروں کے لیے بھی وقت مقرر کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد
ٹی وی کی نشریات بند ہو جاتی تھی۔

صبح کے وقت ٹی وی پر داستان کی نشریات ہو
ہوتی تھی۔ صبح صبح تلاوت، حمد اور نعت سے
باقاعدہ آغاز ہوتا تھا۔
اس کے بعد اہم خبروں کا آغاز مشاعرے اور ڈرامے
دکھائے جاتے تھے۔

ٹی وی پر داستانیں جیسے طلسم ہوشربا اور
الف لیلیٰ کی کہانیاں بھی نشر کی جاتی تھیں۔
اس کے ساتھ ساتھ ادب کے حوالے سے کسی شاعر کی
نظمیں وغیرہ یا غزلوں کو رقص دے کر نشر کیا
جاتا تھا۔ یہ سب ٹی وی کی ادب کے لحاظ سے نشریات
تھی۔ اب آہستہ آہستہ وقت کے تقاضے بڑھتے گئے
ٹی وی پر مختلف پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔
ٹی وی پر مختلف ڈرامے بھی نشر کیے جاتے ہیں۔
کھیلوں کے حوالے سے پروگرام، Morning Show
صحت کے حوالے سے مختلف پروگرام نشر کیے جاتے ہیں
ٹی وی کے ذریعے ہم ملک بھر کے بگڑتے ہوئے
حالات و واقعات کو دیکھ سکتے ہیں۔

(26-May 2022)

ابلاغ کی سادہ سی تعریف ہوتی ہے!

: دوسروں تک اپنے خیالات، اپنا مطلب واضح کرنے اور بات چیت کے عمل کو ابلاغ کہتے ہیں۔

اقسام:

① ورقی ذرائع

② برقی ذرائع ابلاغ

ورقی ذرائع ابلاغ:

ورقی ذرائع ابلاغ میں رسائل، میگزین، اخبار، کتاب وغیرہ۔

برقی ذرائع ابلاغ:

برقی ذرائع ابلاغ میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ۔

ٹی وی کی تعریف:

ٹی وی عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں دیکھنا، سننا۔ ٹی وی کے ذریعے انسان بہت سی اہم معلومات دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ اور اپنے فارغ وقت میں اس سے موسیقی، خبریں بھی سن سکتا ہے اور دیکھ بھی سکتا ہے۔

ٹی وی بصری اور سماعی دونوں مقام رکھتی ہے

ٹی وی کی ادبی خدمات:

ٹی وی کو ادب میں